پھٹے خیموں سے، ٹوٹی کشتیوں سے، رہگزاروں سے — دیئے ہیں زندگی کو آفتابِ زندگی ہم نے
جہاں سائنس محوِ رقص ہے، حکمت غزل خواں ہے — جلائے ہیں یہاں پہلے چراغِ آگہی ہم نے
یہ اک مردوں کی دنیا ہے، یہ اک لاشوں کی بستی ہے
کہاں چھیڑا ہے احسانؔ آ کے سازِ زندگی ہم نے

قطعات

جناب طورؔ سیوہاروی

آرزو

عہدِ رفتہ کا ہر سماں اے دوست — چاہتا ہوں کہ خواب ہو جائے
اس طرح جیسے رقص و مستی میں — نعرۂ انقلاب کھو جائے

فریبِ تصوّر

یہ گلستاں، یہ منظرِ خوشِ رنگ — یہ بہار و شباب کا عالم
سب طلسمِ خیال ہے اے دوست — سارا عالم ہے خواب کا عالم